REGD NO. L 5254

فون نمبر ۹۴

- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قیمت سالانہ
خطبہ نمبر ۵ر

ربوہ

خطبہ نمبر ۲۷

یوم چہار شنبہ

روزنامہ

۲۴ صفر ۱۳۷۸ھ

الفضل

قیمت فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۰ تبوک ۱۳۳۷ھش - ۱۰ ستمبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۱۰

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت موسم کی خرابی کی وجہ سے ناساز ہو گئی تھی۔ مورخہ ۱۰ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے تمام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

- - - - - - - - - - -

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کیلئے دعا کی درخواست

مکرم جناب احمد مختار صاحب نے کراچی سے بذریعہ فون اطلاع دی ہے۔ کہ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کو وہاں تانگہ سے گر جانے کے باعث چوٹیں آئی ہیں۔ اور ایک پسلی میں شدید ضرب کے باعث کمپل فریکچر ہو گیا ہے ڈاکٹروں نے تین ہفتہ تک مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ احباب مکرم مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں ؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود دائرہ انسانیت کا نقطہ مرکزی ہے

آپ دنیا میں خدا تعالیٰ کی صفات کا کامل ظل تھے اولین و آخرین میں کوئی بھی آپ کے ارفع مقام کو نہیں پہنچ سکتا

آپ قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں اور آپ کی کامل اتباع کے بغیر محبت الٰہی کا حصول ناممکن ہے

یوم سیرۃ النبی کے موقع پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ حضور صلعم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی زیر ہدایت مورخہ ۷ ستمبر کو ربوہ میں یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب عشق و محبت اور وارفتگی عقیدت کے گہرے اور پر خلوص جذبات کے ساتھ پورے اہتمام اور جوش و خروش کے ساتھ منائی گئی۔ اس روز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر اور تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی۔ اور تمام اہل ربوہ مردوزن اور اطفال نے جوق درجوق سیرۃ النبیؐ کے جلسہ عظیم الشان جلسہ میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت صبح آٹھ بجے منعقد ہوا اور ۱۰½ بجے تک جاری رہا۔ جلسہ میں علماء سلسلہ اور بعض دیگر مقررین نے سرور کائنات فخر دو عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام۔ آپ کی بے مثال قوت قدسیہ اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب دنیائے انسانیت پر آپ کے احسانات اور آپ کے اخلاق فاضلہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ اور اس طرح نہایت مؤثر طریق پر ثابت کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود دائرہ انسانیت کا نقطہ مرکزی ہے۔ روئے زمین پر تمام آدم زادوں میں حقیقی اور اتم طور پر بجز آپ کے انسان کامل اور کوئی نہیں یہی وجہ ہے کہ آپ تمام انبیاء سے افضل اور انسانی کمال کے اس انتہائی ارفع مقام پر فائز ہیں کہ اولین و آخرین میں سے اس تک کوئی اور نہیں پہنچ سکتا اللہ تعالیٰ نے قیامت تک روئے زمین کے تمام بنی نوع انسان کے لئے آپ کی ذات کو اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔ آپ کی کامل پیروی اور اتباع کے بغیر روئے زمین کے انسانوں کو نہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔ اور نہ وہ دینی و دنیوی لحاظ سے حقیقی فلاح کو پا سکتے ہیں۔

سامعین نے پوری محویت کے عالم میں حضور سرور کائنات کی حیات طیبہ کے اذکار مقدس کو اس حال میں سنا۔ کہ زبانیں زیر لب ذکر الٰہی کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مصروف تھیں اور بعض اوقات تو جوش محبت انہیں قدرے بلند آواز سے درود پڑھنے پر مجبور کر دیتا تھا اور مسجد کی فضا درود پڑھنے کی دھیمی اور خوش آئند آوازوں سے گونج اٹھتی تھی۔ دوران جلسہ میں بہت سے احباب نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے بعض بزرگوں کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر حضرت خاتم النبیینؐ کے حضور محبت و عقیدت کے پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ؛

جلسہ کی مختصر روئداد

اس بابرکت جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک طالب علم عزیز خلیل احمد نے کی۔ بعدہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

"زندگی بخش جام احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعدہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے وقت دنیا کی حالت اور آنحضورؐ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب پر تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم محمد ہادی صاحب نے اس امر کو واضح فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی انسان کامل ہیں اور تمام بنی نوع انسان کے لئے قیامت تک آپ کی پیروی لازمی ہے۔ مربی سلسلہ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب نے "شان خاتم النبیین" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ مکرم مولوی صاحب نے بتایا کہ کسی کے مقام کا اندازہ اس کے ذاتی اوصاف اور دوسروں کے حق میں ان اوصاف کی فیض رساں تاثیرات سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے حضور صلعم کا مقام اس قدر ارفع و اعلیٰ ہے کہ نہ پہلے کسی اور کو اس تک رسائی ہوئی ہے اور نہ آئندہ قیامت تک کوئی اس مقام کو پا سکے گا۔ حضور صلعم کے اس ارفع مقام کی وضاحت کے طور پر مکرم مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد پر معارف تحریرات پڑھ کر سنائیں اور اس طرح حضور صلعم کے مقام خاتم النبیین کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ پیش کیا۔ مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے بہت دلنشین انداز میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی۔ محترم شاہ صاحب نے حضور کی زندگی کے متعدد چھوٹے چھوٹے واقعات پیش کر کے اخلاق فاضلہ کے نقطہ نگاہ سے ان واقعات کی عظمت پر روشنی ڈالی۔ محترم شاہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے آنحضرتؐ کی شان میں اپنی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر ہدیہ عقیدت پیش کیا۔

بعدہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زندہ معجزات پر تقریر کی آپ نے اس ضمن میں دیگر معجزات کے علاوہ عین وعدہ کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جب پیشگوئی یستزوج و یولد لہ بشیر اولاد کو بھی آنحضرتؐ کے زندہ معجزات کے طور پر پیش کیا۔ چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد مکرم منصور احمد صاحب نے قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ایک اور نظم پڑھ کر سنائی۔ آخر میں صاحب صدر مکرم

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی-اے-ایل ایل-بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

دلائل کے ساتھ اسلام کو دنیا پر غالب کرنا وہ عظیم الشان کام ہے جو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہمارے سپرد کیا ہے

اس کام کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو اور اس کیلئے صحیح کوشش اور جدوجہد کرتے چلے جاؤ

جب تک ہم دنیا کے ایک ایک شخص کو اسلام میں داخل نہیں کر لیتے ہم اپنے فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ اگست ۱۹۵۸ء

یہ خطبہ ادارۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ

قرآن کریم میں

مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے ان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مأتین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین (انفال ع ۹) یعنی ابھی تمہاری کمزوری کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ اگر تم میں سو ثابت قدم رہنے والے مومن ہوں۔ تو وہ دو سو کافروں پر غالب آجائیں گے۔ اور اگر ایک ہزار ثابت قدم رہنے والے مومن ہوں۔ تو وہ دو ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے جب کمزوری دور ہو جائے گی۔ تو پھر کیا ہوگا۔ اور کس نسبت سے مسلمانوں کو غلبہ میسر آئے گا؟ اس کا علم ہمیں صحابہؓ کے عمل سے ہوتا ہے صحابہؓ نے بعض دفعہ سو سو گنا دشمن سے بھی مقابلہ کیا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایک ایک ہزار گنا دشمن سے بھی ان کا مقابلہ ہوا ہے۔ اور وہ غالب آئے ہیں۔ اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے دیکھا جائے۔ تو ہماری جماعت اس وقت دس لاکھ ہے۔ اگر ہمارا ایک آدمی دوسروں کے سو آدمیوں پر بھاری ہو تو موجودہ تعداد کے لحاظ سے دس کروڑ پر ہم

دلائل کی جنگ میں

فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ حالانکہ پاکستان کی کل آبادی آٹھ کروڑ ہے۔ اور اگر ایک اور ہزار کی نسبت ملحوظ رکھی جائے۔ تو ہمارا دس لاکھ ایک ارب پر غالب آسکتا ہے۔ دنیا میں عام اصول یہ ہے کہ اگر کسی منظم جماعت کی تعداد ملک میں ایک فیصدی تک پہنچ جائے۔ تو وہ دوسروں پر غالب آجاتی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اگر ہم اس سے نصف بھی ہو جائیں اور ہمارے اندر سچا ایمان ہو۔ تب بھی ہم دنیا پر اپنے دلائل کے زور سے غالب آسکتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ ہمارا مقابلہ چونکہ تلوار سے نہیں بلکہ دلائل سے ہے۔ اس لئے ہمارا کام نسبتاً مشکل ہے۔ کیونکہ دل کا صاف کرنا گردن اڑانے سے مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ چاہے اور کسی وقت ہم ایک کروڑ ہو جائیں۔ تو پھر ہمارے ایک آدمی کا صرف دو سو سے مقابلہ رہ جائے گا۔ حالانکہ صحابہؓ نے ہزار ہزار کا بھی مقابلہ کیا ہے۔ پس ہماری جماعت کو ہمیشہ اپنا

روحانی مقصد

اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے صحیح کوشش اور جدوجہد کرتے رہنا چاہیئے۔ بے شک اس راستہ میں مشکلات بھی آتی ہیں۔ لیکن مومن مشکلات سے گھبراتا نہیں۔ بلکہ ان کو دیکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے بھی زیادہ جھک جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ذکر آتا ہے کہ غزوہ احزاب کے موقعہ پر جب سارا عرب متحد ہو کر اسلام پر حملہ آور ہوا۔ تو منافقوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ خدا اور اس کے رسول نے مسلمانوں کی کامیابی کی کامیابی کے بالکل جھوٹے وعدے کئے تھے۔ لیکن مومنوں نے جب ان لشکروں کو دیکھا۔ تو ان کے ایمان اور بھی بڑھ گئے۔ اور انہوں نے کہا ان ابتلاؤں کی تو ہمیں خدا تعالیٰ نے پہلے سے خبریں دی ہوئی تھیں۔ پس ہمارے لئے ان میں گھبراہٹ کی کونسی بات ہے۔ تو مومن مشکلات سے گھبراتا نہیں بلکہ مشکلات کو دیکھ کر اس کا

ایمان اور بھی بڑھ جاتا ہے

جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے متعلق قرآن کریم میں یہ خبریں دی گئی تھیں۔ کہ اس میں مومنوں پر بڑے بڑے ابتلا آئیں گے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ

یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ (تذکرہ ص۶۱۲)

یعنی جس طرح موسےٰ کی قوم کو فرعون کے لشکر نے گھیر لیا تھا۔ اسی طرح تیری جماعت پر بھی موسےٰ کے زمانہ کی طرح ایک دور آنے والا ہے پس دشمن اگر کسی وقت اپنے حملے سے خوش بھی ہو۔ تو مومن کا ایمان پھر بھی بڑھ جاتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ ان ابتلاؤں کی خدا تعالیٰ نے پہلے سے خبر دی ہوئی تھی ÷

۱۹۵۳ء میں

جب فسادات ہوئے تو ایک گاؤں کا محاصرہ کر کے احمدیوں کا پانی بند کر دیا گیا۔ اس وقت ایک عورت نے بڑی جرأت دکھائی۔ اور اس نے کہا کہ میں ربوہ جاتی ہوں۔ اور وہاں جا کر یہ خبر پہنچاتی ہوں چنانچہ وہ ربوہ آئی اور اس نے ہمیں حالات سے اطلاع دی۔ اتفاقاً ان دنوں کچھ دوست باہر سے ربوہ آئے ہوئے تھے۔ میں نے ان کو کاروں میں اسکے گاؤں بھجوایا۔ اور وہ پانی کھلوا کر آئے۔ اب دیکھو اس عورت کے اندر کتنا ایمان پایا جاتا تھا۔ کہ جہاں مرد ڈر گئے۔ وہاں وہ اکیلی عورت تمام خطرات میں سے گزرتے ہوئے ربوہ پہنچی۔ اور اس نے ہمیں حالات سے اطلاع دی۔ تو بعض دفعہ یہ کمزور جنس بھی ایسا اعلیٰ نمونہ دکھاتی ہے کہ مردوں کو شرمانا پڑتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

ایک میراثن تھی جس کے لڑکے کو سل ہو گئی۔ اور وہ علاج کے لئے اسے قادیان لے آئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لڑکے کو علاج کے لئے حضرت خلیفہ اولؓ کے سپرد کر دیا۔ وہ لڑکا عیسائی ہو چکا تھا جسکا اس کی ماں کو بڑا صدمہ تھا وہ بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آتی اور کہتی کہ خدا نے آپکو مسیح موعود بنایا ہے آپ میرے بیٹے کے سر سے جادو اتاریں۔ اور اسے مسلمان بنائیں۔ یہ میرا اکلوتا بیٹا ہے مگر مجھے اس کی زندگی کی اتنی خوشی نہیں۔ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ یہ کلمہ پڑھ کر مرے۔ وہ لڑکا بڑا پکا عیسائی تھا۔ ایک رات جب اس نے دیکھا کہ پہرہ کمزور ہے تو بیماری کے باوجود وہ اٹھ بیٹھا۔ اور بٹالہ کی طرف چل پڑا۔ جہاں

عیسائیوں کا مشن تھا۔

کچھ دیر کے بعد جب اس کی ماں کی آنکھ کھلی اور اس نے دیکھا کہ چارپائی خالی پڑی ہے تو وہ سمجھ گئی کہ میرا لڑکا بھاگ گیا ہے۔ وہ بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑی اور دس میل پر جاکر اس نے اپنے بیٹے کو پکڑ لیا اور پھر وہ اسے قادیان واپس لائی۔ جب صبح ہوئی تو مجھے یاد ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں گر گئی۔ اور روتے ہوئے کہنے لگی۔ کہ خدا کے لئے آپ اسے ایک دفعہ کلمہ پڑھا دیں پھر بیشک وہ مر جائے مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ وہ کلمہ پڑھ کر مرے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور وہ عیسائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اور پھر چند دنوں کے بعد مر گیا تو عورتوں میں بھی بعض دفعہ اتنا اخلاص ہوتا ہے کہ مردوں میں بھی نہیں ہوتا۔

کل ہی ایک شخص کے متعلق جو سندھ میں میری زمینوں پر کام کرتا ہے ایک شخص نے اطلاع دی کہ

۱۹۵۳ء کے فسادات میں

اس نے احمدیت سے توبہ کر لی تھی اور وہ سلسلہ کو گالیاں دینے لگ گیا تھا۔ حالانکہ یہ شخص بھی ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہے اور وہ عورت بھی ضلع سیالکوٹ کی ہی تھی جو خطرناک مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ربوہ پہنچی! اور اس نے مجھے حالات سے اطلاع دی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس وقت کچھ دوست باہر سے آئے ہوئے تھے۔ جن کو کار دے کر میں نے اسکے گاؤں بھجوایا اور گاؤں والوں نے پانی وغیرہ دینا شروع کر دیا۔ حافظ آباد میں بھی ایک احمدی کے گھر پر لوگ حملہ کرنے کے لئے جمع ہوئے تو ایک بارہ برس کے لڑکے نے اپنے باپ کی بندوق پکڑ لی۔ اور ہوا میں فائر کر دیا۔ اس پر وہ سارے کے سارے بھاگ گئے۔ اور انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ یہ تو بارہ سالہ لڑکا ہے۔ جسے ہم مار بھی سکتے ہیں۔ اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں لیکن

صحابہ کو دیکھو

تو ہمیں معلوم ہو گا کہ وہ مرتے جاتے تھے مگر ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹتے تھے بلکہ جوں جوں مشکلات آتیں۔ ان کا اخلاص اور بھی ترقی کرتا چلا جاتا تھا۔ اور یہی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں بھی پائی جاتی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جو آخری جلسہ سالانہ ہوا اس میں سات سو آدمی شامل ہوا تھا۔

اب تو ربوہ کی آبادی بھی بارہ ہزار ہے مگر ان سات سو افراد کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمانے لگے۔ کہ معلوم ہوتا ہے جس کام کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں بھیجا تھا وہ پورا ہو گیا ہے اس جلسہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے تو ہجوم کی وجہ سے آپ کو بار بار ٹھوکر لگتی! اور چھڑی آپ کے ہاتھ سے گر جاتی۔ پھر آپ اٹھاتے تو تھوڑی دیر کے بعد کسی اور کی ٹھوکر سے چھڑی گر جاتی۔ اس ہجوم میں ایک شخص آگے بڑھا! اور اس نے چاہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریب پہنچ جائے مگر دوسروں نے دھکہ دے کر اسے پیچھے ہٹا دیا۔ اسے دیکھ کر ایک پرانا احمدی بڑے جوش سے کہنے لگا۔ تجھے دھکوں کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے تھی چاہے تیرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے پھر بھی تیرا کام یہی تھا کہ تو آگے بڑھتا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مصافحہ کر کے آتا۔

یہ مبارک وقت پھر کب نصیب ہوتا ہے

تو اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرنا ایک بڑا انعام ہوتا ہے۔ ڈرنے اور گھبرانے کی بات نہیں ہوتی۔ پس ہماری جماعت کو اس عظیم الشان کام کی تکمیل کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمیشہ

کوشش کرتے رہنا چاہیئے

اس وقت دنیا کی آبادی سوا دو ارب ہے لیکن ممکن ہے اس کام کی تکمیل تک یہ آبادی تین چار ارب ہو جائے اور ہمارا کام اور بھی بڑھ جائے بہر حال جماعت کی تعداد کو ترقی دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہماری نسبت مقابلہ کم ہوتی چلی جائے۔ اگر ہم جلدی ہی دس کروڑ تک پہنچ جائیں تو پھر بھی دس ارب تک ہمارے ایک آدمی کو سو سو کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ پس ہمیں بہت جلد ساری

دنیا کو مسلمان بنانیکی کوشش

کرنی چاہیئے آخر جتنے لوگ اسوقت، اسلام سے باہر ہیں یہ سب کے سب ہمارے اپنے بچے یا بھائی ہیں۔ اگر وہ ہم سے عمر میں چھوٹے ہیں تو ہمارے بچے ہیں اور اگر برابر ہیں تو ہمارے بھائی ہیں۔ پس ان کو نیکی کی تلقین کرنا اور انہیں اسلام سے روشناس کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے کیونکہ یہ کام اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا تھا۔ اور ہم نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ ہم آپ کے کام کو پورا کریں گے پس جب تک

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کونے کونے میں نہیں پہنچ جاتا! اور ایک ایک شخص کو ہم اسلام میں داخل نہیں کر لیتے ہم اپنے فرض سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے اس کے لئے ہمیں اپنی جان۔ عزت آبرو سب کچھ لگا دینی چاہیئے لیکن اگر ہم ایسا کر لیں تب بھی یہ کام ایک نسل سے پورا نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں

حضرت اسماعیل علیہ السلام

کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ کان یأمر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ (مریم ع) وہ اپنے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کو بھی نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کیا کرتے تھے۔ تا ہمیشہ کے لئے خدائے واحد کی عبادت قائم رہے۔ اور ہمیشہ کیلئے زکوٰۃ کا سلسلہ جاری رہے۔ اور ایک نسل میں ہی یہ کام محدود ہو کر نہ رہ جائے اسی طرح

ہر احمدی کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے

کہ میں خود بھی تبلیغ اسلام کروں گا اور اپنے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کو بھی تبلیغ اسلام کی تلقین کرتا چلا جاؤں گا۔ تاکہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے۔ اور اگر قیامت تک اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے تو صاف بات ہے کہ پھر دنیا میں مسلمان ہی مسلمان رہ جاتے ہیں ✦

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میں قلمی اسلحہ کے ذریعے روحانی شجاعت اور باطنی قوت کے اظہار کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں

"اب اِس زمانہ میں بس یہی ہم ہیں ظاہری جنگ کی مطلق ضرورت اور حاجت نہیں۔ بلکہ آخری دنوں میں جنگ باطنی کے نمونے دکھانے مطلوب تھے اور روحانی مقابلہ زیر نظر تھا۔ کیونکہ اُس وقت باطنی ارتداد اور الحاد کی اشاعت کے لئے بڑے بڑے سامان اور اسلحہ بنائے گئے اس لئے اُن کا مقابلہ بھی اُسی قسم کے اسلحہ سے ضروری ہے .....

اِس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سَیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رُو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اُس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اِس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اُتروں۔ اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اسکے دین کی عزت ظاہر ہو۔"

(ملفوظات)

مخالفین کی طرف سے احمدیت کی عظیم الشّان کامیابی کا اعتراف

از محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ

آج سے پون صدی قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے قادیان کی مقدس سرزمین سے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تمام دنیا نے آپ کی مخالفت کی علماء و عوام امراء و غرباء چھوٹے اور بڑے غرضیکہ سب کے سب آپ کے دشمن ہو گئے۔ آپ پر کفر کا فتوےٰ لگایا گیا۔ جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ قتل کی سازشیں کی گئیں۔ مگر آپ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے چلے گئے اور آپ کی جماعت ترقی کی طرف گامزن رہی۔ آپ کی ترقی یکدم نہیں ہوئی تا کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اتفاقی طور پر آپ کامیاب ہو گئے اور ہمیں ان کے استیصال اور مقابلہ کے لئے پورا موقعہ نہیں ملا۔ اس طرح سے یہ امر دنیا پر مشتبہ رہ جاتا کہ آپ کی ترقی اتفاقی تھی یا خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت آپ کے شامل حال تھی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے مخالفین کو کھلا کھلا موقع دیا تا وہ انفرادی طور پر بھی آپ کو مٹانے کے منصوبے کر لیں۔ اور پھر اپنی تمام طاقتیں مجتمع کر کے بھی زور لگا لیں۔ تا کہ کسی کو اس میں شبہ نہ رہ جائے۔ ان کی ناکامی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی میں خدا کا زبردست ہاتھ کام کر رہا تھا ایک زمانہ وہ تھا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے ابتدائی ایام میں ایک شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ میں اکیلا ہی اسکو نیچے گراؤں گا" اور اب ایک یہ زمانہ ہے کہ مخالفین احمدیت اخباروں اور رسالوں کتابوں میں علی الاعلان اپنی ناکام کوششوں کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ

(۱) "قادیانیت کی تردید میں اب تک علمائے اسلام نے دفتر کے دفتر تیار کر دیے ہیں۔ لیکن عموماً وہ تحریریں مولویوں کے قلم سے نکلی ہوئی ہیں۔ جو انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی ذہنیت سے کوئی مناسبت نہیں رکھتیں۔ اور اس لئے اپنے مقصد میں بھی زیادہ مؤثر ثابت نہیں ہوئی ہیں"۔

(صدق جدید جون)

(۲) "اس مقصد (استیصالِ تحریک قادیان) کے لئے زور دار مقرر، مشتعل و پُرجوش میں اکثر اصحاب نے ہنگامہ آرائی کی پُرجوش جلسے کئے۔ ولولہ انگیز و محشر خیز تقاریر کیں مگر یہ فرہادی تیشہ "قادیانی سنگ گراں" کو نہ کاٹ سکا" (تحریک قادیان ۲۵)

(۳) "مولوی صاحبان پچاس برس تک مرزائیوں سے مناظرات کرتے رہے لیکن نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ نکلا۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" "حقیقت یہ ہے کہ اس رو کا مقابلہ مولوی صاحبان کے بس کی بات ہی نہ تھی وہ اس سیلاب کو کس طرح روک سکتے ہیں"۔

(۴) "ہمارے مولوی صاحبان ۵۰ برس سے قادیانیوں کے ساتھ مباحثے مناظرے۔ مجادلے مباہلے کرتے چلے آ رہے ہیں لیکن بھنور میں پھنسی ہوئی لکڑی کی طرح معاملہ وہیں کا وہیں ہے"۔

(احمدیت اور اسلام و ختم نبوت ص ۶۲)

سنہ ۱۹۵۳ء میں حکومت کے بعض کل پرزوں سے مل کر احراریوں اور مودودیوں نے احمدیت کو مٹانے کے لئے ایک نئی تحریک کا آغاز کیا۔ اس کا جو حشر ہوا وہ مودودی جماعت کی زبان قلم سے ملاحظہ فرمادیں۔ "بدقسمتی سے اس مسئلہ کو گذشتہ کئی سال سے ایسے عناصر لے کر چل رہے تھے۔ جو ایک طرف اپنے سیاسی کردار کے لحاظ سے تعلیم یافتہ حلقوں میں وقار نہیں پا سکے۔ پھر ان کی سطح ایسی تھی کہ وہ اس مسئلہ کی توضیح کے لئے ٹھوس استدلال کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ مزید برآں مصیبت یہ تھی کہ ان کی زبان اور انداز بیان بسا اوقات رکاکت اور ابتذال۔ تمسخر اور استہزاء کی حد کو چھو جانے کی وجہ سے کبھی اپیل نہ کر سکا"۔ (رسالہ چراغ راہ مارچ ص ۵۳)

"تحریک کے مجاہدین جو ہار پہنے نعرے لگاتے جیل خانے کے سامنے ہی نظر آتے تھے۔ جیل پہنچنے کے فوراً بعد ہی گھبرا گھبرا کر دریافت کرتے تھے کہ اب راہ نجات کیا ہے اور یہ راہ نجات . . . صرف معافی ناموں کے بل پر کھلتی نظر آتی جو کوئی کچھ لکھوا تا لکھ کر پیش کر دیتے۔ ایک طرف گولیاں کھانے کے لئے شجاعت کا اظہار تھا۔ تو دوسری طرف رخساروں سے ڈھلکتے ہوئے آنسو تھے۔ اور لبوں سے اٹھنے والی آہیں تھیں۔ جلوسوں میں ناموس رسول کے پروانے جوش سے آگے بڑھتے تھے۔ اس کا سارا بھرم جیل کے اندر جا کر کھل جاتا جب ان کے سیرت و کردار کے گوشے بے نقاب ہونے لگتے"۔ (چراغ راہ مارچ سنہ ۵۵ء) یہ ہے وہ خراج تحسین جو سنہ ۵۳ء کی تحریک میں حصہ لینے والوں کو تحریک کے محرکین کی طرف سے ملا۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدیت ایک زندہ اور تابندہ تحریک ہے اور اسے کوئی تحریک نابود نہیں کر سکتی۔ یہ ایسی تحریک ہے جو چھا جانے کے لئے معرض وجود میں آئی ہے

. . . .

. . . مٹ جانے کے لئے نہیں پیدا ہوئی بانی تحریک احمدیت حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اے تمام لوگو سن رکھو یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالیگا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔

(الحکم ۱۷ اور ۲ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء)

احمدیت کی عظیم الشان کامیابی پر ایک اور شہادت ملاحظہ فرمادیں:-

"میں اکثر اوقات اس پر غور کیا کرتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو اپنے گمراہ کن مشن میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی مجھے مرزا صاحب کی کامیابیوں کا سلسلہ لامتناہی نظر آتا ہے۔ اور جس وقت مرزا صاحب کے مخالفین کی نامرادیوں پر غور کرتا ہوں تو وہ بھی بے حد و حساب نظر آتی ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ ایک شخص خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ پر کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلعم کی عظمت کو ظاہر کرنے کے سے مجاہدانِ ناموس رسول کو چیلنج کرتا ہے کہ تم مل کر بھی میرے مشن کو فیل نہیں کر سکتے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائید میرے شامل حال ہے۔ تم جب بھی میرے مقابلہ پر آؤ گے ہر مرتبہ ذلیل و نامراد ہوتے رہو گے۔ اور یہی میرے نبی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوتا ہے مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غیب سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک تازہ مثال دیکھئے کہ جج پیر کے ہنگاموں میں نہ جانے کتنے مسلمان لقمہ اجل ہو گئے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کے ایک ممتاز پیرو کو خدا تعالیٰ نے بال بال بچا لیا۔ دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آتے ہیں۔ جس کی ایک مثال لاہور کا مارشل لاء ہے ذرا سچے رسول کی ختم نبوت کی حفاظت کرنے والوں کی ناکامیاں اور تباہیاں سامنے لائیے! کس قدر زور دار تحریک اٹھی تھی اور کیسے ہمیشہ کے لئے ختم ہو کے رہ گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا کہ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا۔ جو خدا پر جھوٹ بولے۔ ایک دوسری آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "اے نبی! اگر تم ہماری طرف سے ایک ذرا سا بھی جھوٹ گھڑ کر بیان کرو تو ہم تمہاری گردن پکڑ لیں" کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس سے پہلے کسی شخص نے اتنا بڑا جھوٹ بولا ہو۔ اور پھر وہ اپنے مشن میں کامیاب بھی ہوا ہو۔ گذشتہ سال جو کچھ لاہور میں ہوا۔ کیا وہ سب کچھ اتفاقی طور پر ہو گیا؟ خدا کی مرضی اس میں شامل نہیں ہے؟

(ترجمان القرآن ص ۵۷-۵۸ سنہ ۱۹۵۴ء ماہ اگست)

دعائے مغفرت

چوہدری جھنگا صاحب (صحابی) سابق سکونت موضع بھینی قادیان حال موضع کریگا ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۲۷/۸/۵۴ کو اپنے گاؤں میں وفات پا گئے ہیں چونکہ نماز جنازہ میں صرف تین چار آدمی تھے۔ اس لئے احباب کرام سے التماس ہے کہ مرحوم کے لئے نماز جنازہ غائبانہ ادا فرما کر مشکور فرمادیں۔ نیز دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر و تحمل عطا فرما دے۔ اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

(شیخ نذیر احمد ناصر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

بائبل میں تحریف معنوی کے قائلین

(از مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ احمدیہ)

چند دن ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس قول پر کہ "مسلمانوں نے بہت سی کتب میں بائبل میں صرف تحریف معنوی کو تسلیم کیا ہے" ایک اعتراض کا جواب شائع ہوا تھا اس سلسلے میں علامہ ابن القیم رحؒ کی عبارت درج ذیل کی جاتی ہے۔ اس حوالہ سے ان لوگوں کی تسلی ہو جائے گی جنہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے قول پر اعتراض کیا ہے۔ یہ حوالہ اغاثۃ اللھفان مصنفہ امام ابن القیم تلمیذ امام ابن تیمیہ متوفی ۷۵۱ھ سے لیا گیا ہے اور میرے پاس جو نسخہ ہے اس کے جزء ثانی صفحہ ۳۵۱ پر موجود ہے جسے مطبع مصطفی البابی الحلبی و اولادہ بمصر نے ۱۹۳۹ء میں چھاپا ہے۔ امام موصوف تورات میں تحریف کے مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(۱) وقالت طائفۃ اخری من ائمۃ الحدیث والفقہ والکلام نتقالوا ابل التبدیل وقع فی التاویل لا فی التنزیل۔

کہ ائمہ حدیث۔ ائمہ فقہ۔ ائمہ کلام کے ایک بھاری گروہ نے کہا ہے کہ تورات کی تبدیلی تنزیل (الفاظ) میں نہیں ہوئی بلکہ صرف تاویل (معنی) میں ہوئی ہے۔

(۲) وھذا مذھب ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری قال فی صحیحہ یحرفون یزیلون۔ ولیس احد یزیل لفظ کتاب من کتب اللہ تعالیٰ ولکنھم یحرفونہ یتاولونہ علی غیر تاویلہ۔

کہ یہی مذہب امام بخاریؒ کا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ کوئی انسان کتاب اللہ کے الفاظ کا ازالہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ یحرفون کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ لوگ صحیح تاویل کو چھوڑ کر غلط تاویل کلام اللہ کی کرتے تھے۔

(۳) وھذا اختیار الرازی فی تفسیرہ کہ امام رازی علیہ الرحمۃ کا بھی یہی مختار مذہب ہے کہ تورات میں تحریف لفظی نہیں ہوئی۔

آگے چل کر امام موصوف نے منکرین تحریف لفظی کے چند دلائل بھی بیان کئے ہیں۔ اور ان پر کوئی جرح قدح نہیں کی۔ ان دلائل کا خلاصہ میں اپنے الفاظ میں بیان کر دیتا ہوں:

۱۔ تورات دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئی اور اس کے نسخوں کی تعداد کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا تھا۔ لہٰذا یہ محال ہے کہ دنیا کے تمام نسخوں میں تبدیلی علی التواتر ہو سکے۔ عقل اس کو محال جانتی ہے۔ اور اس کے بطلان پر شاہد ہے۔

۲۔ خدا تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلعم کو یہود پر حجت ثابت کرنے کے لئے فرمایا فاتوا بالتوراۃ فاتلوھا ان کنتم صادقین۔

۳۔ یہود زانی کے رجم کے فیصلہ کو چھوڑ چکے تھے لہٰذا جب حضور علیہ السلام نے ان کے سامنے تورات منگوائی تو انہوں نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ لیا نہ کہ اس آیت کو تبدیل کیا۔ حالانکہ یہ مقام ان کے لئے زیادہ قابل تبدیلی تھا۔

۴۔ سرور کائنات علیہ السلام کی صفات تورات میں بیّن موجود ہیں۔ اگر یہود لفظی تبدیلی کرنا چاہتے تو خصوصاً یہ صفات تورات سے کاٹ دیتے یا تبدیل کر دیتے۔

۵۔ ابوداؤد میں روایت ہے کہ ایک موقع پر تورات نبی علیہ السلام کے پاس پہنچی تو فرمایا آمنت بک و بمن انزلک کہ میں تجھ پر اور تیرے نازل کرنے والے پر ایمان لاتا ہوں۔

۶۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا لا مبدل لکلماتہ کہ خدائی کلمات میں تبدیلی ممکن نہیں۔ اور تورات بھی کلمات الٰہیہ میں داخل ہے۔

قطع نظر اس کے کہ یہ دلائل صحیح ہیں یا غلط۔ میں نے انہیں محض اس لئے نقل کیا ہے کہ معترضین کو یقین آ جائے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو یہ فرمایا وہ بالکل صحیح ہے کہ مسلمانوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ تورات میں لفظی تحریف نہیں ہوئی۔

باقی رہا ہمارا عقیدہ سو وہ یہ ہے کہ تورات میں تحریف معناً بھی ہوئی اور لفظاً بھی ہوئی۔ اور اس عقیدہ کے ہمارے پاس کافی دلائل موجود ہیں (ملاحظہ ہو دیباچہ تفسیر القرآن مصنفہ حضرت امام ہمام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ)۔

نمائش

بر موقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کراچی

۲۷-۲۸ ستمبر ۵۸ء

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے امسال سالانہ اجتماع پر ایک گھریلو چھوٹی صنعتی نمائش کا انتظام کیا ہے۔ اس نمائش میں انفرادی مشاغل و ہنرمندانہ اشیاء کے علاوہ چھوٹی صنعتی اداروں کی مصنوعات کی نمائش بھی ہو گی۔ مجالس لجنہ اماء اللہ اور دیگر احباب جماعت کے لئے اپنی ہنرمندانہ صلاحیتوں کی داد تحسین لینے کا بہترین موقعہ ہے۔ اس کے علاوہ صنعتی اداروں کے لئے بھی اپنی مصنوعات کو اہل ذوق حضرات کے سامنے پیش کرنے کا نادر موقع ہے۔ احباب تنظیم اور صنعت کار زیادہ سے زیادہ شرکت کر کے فائدہ اٹھائیں۔

شرائط حسب ذیل ہیں:-

(۱) جماعتی تنظیم سے فیس داخلہ صرف دس ۱۰ روپیہ ہے۔ صنعتی اداروں سے فیس داخلہ پچیس ۲۵ روپیہ ہے۔

(۲) ہر ادارہ تنظیم کی طرف سے آمدہ اشیاء کے ساتھ ایک "۹ × "۱۲ کے سفید گتہ پر خوشخط انگریزی یا اردو میں سیاہ روشنائی سے ادارہ یا تنظیم کا نام ہونا چاہیئے اور ہر شے کے ساتھ "۲ × "۳ کے ایک سخت سفید کاغذ یا گتہ پر سیاہ رنگ میں انگریزی یا اردو میں چیز کا نام و قیمت ہونی چاہیئے (اگر برائے فروخت ہو تو اس کی علیحدہ تصریح ہونی چاہیئے) ساری چیزوں کی ایک مکمل فہرست ساتھ ہونی چاہیئے۔

(۳) ادارہ تنظیم اپنی فیس داخلہ ۱۵ ستمبر تک مجلس خدام الاحمدیہ کراچی احمدیہ ہال میگزین لین کے پتہ پر سیکرٹری نمائش اجتماع کے نام بھیج دیں۔ منی آرڈر کے کوپن پر ادارہ تنظیم کا نام اور فیس داخلہ برائے نمائش سالانہ اجتماع ۱۹۵۸ء درج ہونا ضروری ہے۔ اشیاء برائے نمائش ۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء تک ضرور اس پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔

(۴) صنعتی اداروں کی نمائش کی اشیاء کی مجموعی قیمت ۱۵۰/- روپیہ سے اگر زائد ہوگی تو مجلس ان کو بذریعہ ڈاک واپس بھیج دے گی۔ لیکن ڈاک خرچ بذمہ ادارہ متعلقہ ہوگا۔ منتظمین نمائش اشیاء بذریعہ قابل ادائیگی پارسل روانہ کریں گے۔

(۵) نمائش میں فروخت شدہ اشیاء پر ۱۵ فیصدی کمیشن لیا جائے گا اور بعد وضع کمیشن باقی رقم تنظیم جماعتی ادارہ متعلق کو منی آرڈر کر دی جائے گی۔

(۶) راستہ میں یا دوران قیام کراچی میں اگر کوئی چیز ٹوٹ پھوٹ یا ضائع ہو جائے گی تو منتظمین نمائش اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ اشیاء کی حفاظت کی ہر امکانی کوشش کی جائے گی۔

(۷) سارے اسٹال منتظمین نمائش کی زیر نگرانی رہیں گے۔ ہر اسٹال کے لئے ۶ × ۴ فٹ جگہ الاٹ ہوگی۔

(۸) بیرونی مجلس تنظیم کی طرف سے حصہ لینے والوں کو ۳ انعامات تقسیم کئے جائیں۔ اور ان کے علاوہ تین سرٹیفکیٹ بھی دیئے جائیں گے۔ مزید تفصیل کے لئے سیکرٹری نمائش سالانہ اجتماع سے رجوع فرمائیں۔

خلیق عالم فاروقی سیکرٹری نمائش سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

دورہ انسپکٹر وصایا

چوہدری محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر وصایا کو ضلع ملتان۔ ضلع مظفر گڑھ اور ضلع ڈیرہ غازیخان کی شہری جماعتوں کے دورہ کے لئے مورخہ ۶/۹/۵۸ سے بھیجا جاتا ہے۔ جملہ امراء صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر انسپکٹر صاحب وصایا کے کام میں ان کی ہر ممکن امداد فرما کر ممنون فرمائیں۔ انسپکٹر صاحب وصایا کا کام حصہ آمد کے موصیوں سے فارم اصل آمد سال گذشتہ پر کرانا جو کہ موصی کو سالانہ حساب تیار کر کے دینا ہوگا اور علاوہ ازیں نئی وصایا کی تحریک کرنا۔ منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کی تحریک کرنا۔ بقایاجات حصہ آمد کی وصولی کرنا اور بالتفصیل رقوم کی پڑتال کرنا ہوگا۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

دعائے مغفرت:- میری بھانجی عزیزہ حسن بی بی جو کہ کراچی کے جناح ہسپتال میں ٹی بی سے بیمار تھیں۔ وہ ۲۹ اگست کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ احمدی بہن بھائی مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ امۃ الحفیظ اہلیہ مرزا محمد حسین (حبشی مسیح) ربوہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

تمام مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر بروز جمعہ و ہفتہ مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام مجالس اس کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع فرمادیں۔ احباب کو زیادہ سے زیادہ اس موقعہ پر پہنچکر فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ تمام مجالس شوریٰ کے لئے حسب ضابطہ اپنے نمائندے مقرر کرکے دفتر کو اطلاع فرمائیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ کو دعوت مسابقت
اس سال کونسی مجلس انعامی جھنڈا حاصل کریگی

گذشتہ سال مجلس انصار اللہ ملتان کو انعامی جھنڈا کا مستحق قرار دیا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس کا اعلان فرمایا اور بعدازاں حضرت نائب صدر صاحب نے اپنے دست مبارک سے یہ جھنڈا زعیم اعلیٰ انصار اللہ ملتان کو عطا فرمایا۔

یاد رہے کہ یہ جھنڈا ہر سال اس مجلس کو بطور اعزاز و اعتراف حسن کارکردگی دیا جاتا ہے۔ جو انصار اللہ کے دستور اور لائحہ عمل کے مطابق سب سے اعلیٰ مجلس قرار پائے اب اس سال کے آخری چند ماہ باقی ہیں اس لئے تمام مجالس کو دعوت مسابقت دی جاتی ہے۔ سب مجالس ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ شہری جماعتوں اور دیہاتی جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کا الگ الگ موازنہ ہوگا۔ یعنی شہری مجلس کا مقابلہ شہری مجلس سے اور دیہاتی مجلس کا مقابلہ دیہاتی مجلس سے۔ ہر دو اول رہنے والی مجلسوں کو الگ الگ انعامی جھنڈے دئے جائیں گے۔

تمام زعماء صاحبان کو چاہیئے کہ اپنی اپنی کارگذاری کی رپورٹیں باقاعدہ دفتر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ میں بھجواتے رہیں۔ شہری اور دیہاتی جو مجلس اپنے کام کے لحاظ سے اول قرار پائے گی۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس کا اعلان فرمائیں گے۔ اور بعدازاں انہیں انعامی جھنڈے دئے جائیں گے

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ — ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ کے متعلق

بہت سے احباب کے خطوط آرہے ہیں کہ کیا سکول کی مختلف جماعتوں میں مزید داخلہ کی گنجائش موجود ہے اور کیا بورڈنگ ہاؤس میں بھی جگہ مل سکے گی یا نہیں؟ ایسے اور ان امور سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ سوائے جماعت دہم کے جس میں ایک حد تک گنجائش محدود ہے۔ باقی تمام جماعتوں میں ابھی تک گنجائش موجود ہے۔ اسلئے جو احباب اپنے بچوں کو اپنے مرکزی ماحول میں بھجوانا چاہیں۔ جلد بھجوا دیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں ایک طالب علم کا مڈل کے حصہ میں اوسطاً پینتیس روپیہ اور ہائی میں چالیس روپیہ ماہوار خرچ آتا ہے۔

بچے فوراً آجائیں۔ دیر کرنے سے تعلیمی سال ضائع ہونے کا احتمال ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

شرح چندہ جات خدام الاحمدیہ

۱۔ چندہ مجلس۔ تمام برسر روزگار خدام سے ماہوار آمد پر ایک پائی فی روپیہ

کالج کے طلباء سے ۔۔۔ ۴ر ماہوار
ہائی کلاسز " ۔۔۔ ۲ر "
مڈل " " ۔۔۔ ۱ر "
پرائمری " ۔۔۔ ۱/۲ر

۲۔ سالانہ اجتماع :۔ ہر خادم کم از کم ایک روپیہ ادا کرے گا۔ لیکن ۱۰۰/- روپے سے زائد آمد رکھنے والے خدام کے لئے حسب ذیل شرح ہوگی۔

۱۰۱ روپے سے ۱۵۰ روپے ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے ۔۔۔ ڈیڑھ روپیہ
۱۵۱ " " ۲۰۰ " ۔۔۔ دو روپیہ

۲۰۰ سے زائد آمد رکھنے والے خدام سے ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ مزید

نوٹ :۔ صدر کو اختیار ہوگا۔ کہ قائد کی سفارش پر غیر مستطیع خدام کو یہ چندہ جات معاف یا کم کردے۔

۳۔ تعمیر دفتر مرکزیہ :۔ ہر خادم کے لئے ایک روپیہ سالانہ
۴۔ خدمت خلق :۔ ہر خادم کے لئے ایک آنہ ماہوار ہوگا۔
۵۔ ریزرو فنڈ :۔ ہر برسر روزگار خادم سے ایک روپیہ سالانہ لیا جائیگا۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شوریٰ انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر کے دوران میں مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے زعماء کرام کی طرف سے تجاویز جلد دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تا زیر دفعہ ۷۹ دستور اساسی مجلس انصار اللہ۔ مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کرکے مجلس شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کرسکے۔

(قائمقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی خیر محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ اور سخت بے چینی ہے۔ احباب کی خدمت میں جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ایم عبدالرحمٰن احمدی سیکرٹری اصلاح و ارشاد ڈیرہ غازیخاں)

۲۔ میرے والد محترم مولوی ظل الرحمان صاحب سابق مبلغ بنگال بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عطاء الرحمٰن ابن مولوی ظل الرحمان صاحب ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۳۔ میرا چھوٹا لڑکا معین الدین محمود احمد ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شفیع سیالکوٹ چھاؤنی)

۴۔ میرا چھوٹا بھائی دو ماہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ (محمد امین قائد خدام الاحمدیہ قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ)

۵۔ چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سکنہ کھیوہ باجوہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ناک کا اپریشن کرا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپریشن کامیاب فرمائے۔

خاکسار احمد الدین سیکرٹری مال ساکن کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

مشرق وسطیٰ کا تیل

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔ از بدر قادیان)

(۳)

(۸)

روسی و امریکی تیل

یہ تو مشرق وسطے کا تیل اور اس سے پیدا شدہ صورت حالات کا نقشہ ہے۔ مشرق وسطے کے بعد تیل کا سب سے بڑا مرکز امریکہ ہے۔ جہاں ایک اندازے کے مطابق دنیا کے تیل کا ۴۷ یا ۴۸ فیصدی حصہ پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد روس کا نمبر آتا ہے۔ روس میں تیل کے مراکز یہ ہیں:

۱۔ کاکیشیا
۲۔ باکو ثانی
۳۔ خطہ امبیا
۴۔ ترکمانستان
۵۔ وادی فرغانہ

مگر ان مراکز سے صرف اتنا ہی تیل پیدا ہوتا ہے کہ روس کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ وہ کہیں اپنا تیل برآمد کر سکتا ہے۔ نہ ایشیا جیسے وسیع و عریض خطہ و دنیا کو اپنا تیل دے سکتا ہے۔ البتہ امریکہ کے پاس اتنا بڑا ذخیرہ ہے۔ کہ آڑے وقت مغرب کو سنبھال سکتا ہے اس وقت روس جو مشرق وسطیٰ کی دلجوئی کرتا نظر آتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

(۹)

تیل کیا ہے؟

یہ تو انسانی کوشش ہے "تہ زمین" سے تیل برآمد کرنے کی۔ لیکن اس جگہ اس مسئلہ پر بھی غور کر لینا چاہیے کہ آخر "قدرت" کیسے یہ تیل پیدا کرتی ہے؟ اس کے متعلق "ماہرین طبعیات" کے مختلف اقوال ہیں۔ مگر سب سے مستند قول یہ ہے کہ یہ تیل سمندر کے مردہ کیڑوں کے بدن کا عرق ہے جو نامعلوم مدت سے تہ بہ تہ سمندر کے نیچے مر مر کے جمع ہو رہے ہیں۔

طبقات الارض کے ماہرین کہتے ہیں کہ جب سے سمندر عالم وجود میں آیا ہے اور اس میں دریائی جانور پیدا ہوئے ہیں۔ اسی زمانہ سے دریائی جانور خصوصاً کیڑے مکوڑے مر مر کے سمندر کی تہ میں جمع ہو رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان مردہ کیڑوں پر سمندری نمک کی تہ بھی جمتی جاتی ہے۔ جو ان کیڑوں کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھتی ہے۔ ان کیڑوں کے جسم سے آہستہ آہستہ عرق نکلتا ہے اور وہ سمندری نمک کی تہ کے دباؤ سے زمین کے اندر سرایت کرنے لگتا ہے۔ اور زمین کا وہ حصہ جو نرم اور ڈھیلا ڈھالا ہوتا ہے۔ وہاں یہ تیل جمع ہونے لگتا ہے سمندر کے کیڑوں کا یہ عمل اسی وقت سے جاری ہے جب سے زمین اور سمندر وجود میں آئے ہیں۔ اور یہ اتنا لمبا عرصہ ہے کہ صحیح طور پر اس کی مدت کی تعیین نہیں کی جا سکتی ہے۔ مستند طبیعیاتی تحقیقات سے زمین کی عمر کم سے کم ڈیڑھ ارب سال ضرور معلوم ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ڈیڑھ ارب سال سے مردہ دریائی جانوروں کا عرق زمین کے نیچے جمع ہو رہا ہے۔ اس مدت میں کتنا تیل جمع ہوا ہے۔ اور کہاں کہاں جمع ہوا ہے۔ اس کا صحیح علم تو خدا ہی کو ہے۔ مگر طبقات الارض کے ماہروں کی طرف سے اس تیل کا جو اندازہ لگایا جا سکا ہے۔ وہ کھربوں کھربوں من ہے۔ پھر بھی یہ اندازہ کسی طرح کامل نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے کہ ابھی بہت سے ذخائر ایسے ہیں جہاں تک انسانی کوشش کی رسائی ہوئی ہی نہیں۔

تیل کب دریافت ہوا؟

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تیل بیسویں صدی کی دریافت ہے۔ مگر یہ خیال درست نہیں۔ عموماً آج جہاں تیل کے ذخائر کا انکشاف ہوا ہے۔ اس کے متعلق عہد قدیم سے لوگوں کا یہ خیال آ رہا ہے کہ اس کے نیچے آتش گیر سیال مادہ ہے۔ اس خیال کی وجہ یہ تھی کہ کبھی کبھی زمین کے پھٹنے سے ایسا مادہ باہر نکل آتا ہے۔ کہیں کی زمین ہی اس تیل سے نمناک رہتی ہے۔ اور جلد آگ پکڑ لیتی تھی مگر ان کے پاس تہ زمین کے ذخیرے پر قابو پانے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ بلکہ جو ذخیرہ زمین پر آ جاتا۔ لوگ اس سے بھی دور ہی رہتے اور اسے جلد ضائع کرنے کی کوشش کرتے تا انسانی آبادی برباد نہ ہو۔

اٹک کا تیل

ابھی تک تیل کے جتنے ذخیرے دریافت ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے دلچسپ دریائے اٹک کے کنارے تیل کی جو دریافت ہے

ایک مرتبہ چند لڑکے دریائے اٹک کے کنارے ایک ڈرامہ کھیل رہے تھے ایک بادشاہ بنا۔ کچھ وزراء اور اراکین سلطنت بنے اور کچھ پہرہ دار و سپاہی بادشاہ نے تخت شاہی پر بیٹھ کر ایک حکم جاری فرمایا کہ دریائے اٹک سے کہو کہ وہ تھم جائے اور پانی کا بہاؤ روک دے وزراء اور اراکین سلطنت دریا کے کنارے گئے اور اسے بادشاہ کا یہ حکم سنایا مگر وہ بدستور بہتا رہا۔ لڑکوں نے آکر بادشاہ سے شکایت کی کہ دریا آپ کا حکم نہیں مانتا۔ تب بادشاہ نے حکم دیا کہ اگر وہ میرا حکم نہیں مانتا تو اس میں آگ لگا دو۔

لڑکے تعمیل حکم میں دریا کے کنارے گئے اور پانی میں ماچس لگائی تو کیا دیکھا کہ وہ جگہ جس سے آگ کا ایک شعلہ بلند ہوا۔ دوسری ماچس لگائی تو پھر ویسا ہی ہوا۔ تیسری۔ چوتھی اور پانچویں ماچس لگائی تو بھی ویسا ہی ہوا۔ اب لڑکوں کو ایک کھیل ہاتھ آ گیا۔ اور وہ شہر سے ماچس لا لا کر یہی کھیل کرنے لگے

یہ خبر جب شہر پہنچی تو انجینئروں نے بورنگ کی اور وہاں تیل کا چشمہ ملا۔

تیل کا کنواں

زمین سے تیل نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس جگہ تیل کے ذخیرے کی امید ہوتی ہے وہاں بورنگ کی جاتی ہے۔

... اگر وہاں واقعی تیل ہوتا ہے۔ اور پائپ تیل کے ذخیرے تک پہنچ جاتی ہے تو بڑے زور سے گڑگڑاہٹ کی آواز آتی ہے۔ وہ وقت بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ معلوم نہیں یہ تیل کیا صورت اختیار کرے۔ اس لئے تمام انجینئر و مزدور وغیرہ دور ہٹ جاتے ہیں اور تیل اسی گڑگڑاہٹ کے ساتھ زبردست طاقت کے ساتھ اوپر آتا ہے۔ اس وقت تیل پر قابو پانا ہی انجینئروں کا بڑا کمال سمجھا جاتا ہے عموماً تیل پر قابو پا لیا جاتا ہے۔ پائپ کے منہ پر ایک ڈھکن لگا دیا جاتا ہے۔ مگر کبھی کبھی تیل بے قابو بھی ہو جاتا ہے اور بہت بڑی مقدار میں ضائع ہونے کے بعد قابو میں آتا ہے۔ ایران میں بھی یہی واقعہ پیش آیا تھا۔ لاکھوں گیلن تیل ضائع ہوگیا اور جھیل کی صورت بن گئی۔ دیہاتوں کے جلنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا تب کہیں وہ قابو میں آیا۔

کچھ بھی ہو تیل قابو میں آ ہی جاتا ہے اور انسانی تدبیر طبعی طاقتوں پر غالب آ ہی جاتی ہے۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ انسان ان تیلوں کے ذریعہ جنگجو اور حریصانہ ذہنیت پیدا ہو جانے میں کامیاب ہوتا ہے یا نہیں؟؟

کراچی تشریف لانے والے احباب کے لئے ضروری اعلان

ربوہ اور مغربی پاکستان کے دوسرے حصوں سے تلاش معاش کے لئے اکثر احباب کراچی تشریف لاتے رہتے ہیں اور بوجہ صدر مقام اور بندرگاہ ہونے کے احباب کا خیال ہوتا ہے کہ کراچی میں ذریعہ معاش بآسانی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض اوقات بعض احباب اپنے والدین۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کی اجازت کے بغیر از خود کراچی آ جاتے ہیں۔ اور پھر اصرار کرتے ہیں کہ ان کے لئے قیام وطعام کا انتظام کیا جائے یا انہیں واپس جانے کے لئے کرایہ ادا کیا جائے۔ اور اس وقت بھی حسب دستور زیر تجربہ ایسی مثالیں موجود ہیں۔ چونکہ ایسے احباب کے قیام کے لئے کراچی میں کوئی جگہ نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے احباب جہاں خود تکلیف اٹھاتے ہیں وہاں جماعت کراچی کے لئے بھی اچھی خاصی پریشانی کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ مقامی جماعت کے پاس احمدیہ ہال کے علاوہ ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں آنے والے احباب کو ٹھہرایا جا سکے۔ اور احمدیہ ہال میں حقیقتاً مہمانوں کے قیام کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ مزید برآں بعض دفعہ ایسے احباب بھی آ جاتے ہیں جن کے پاس متعلقہ جماعت کے کارکنوں کا تعارف نامہ بھی نہیں ہوتا۔ اور ایسے حالات میں بعض مشکلات کے پیش آنے کا اندیشہ ہوتا ہے ان حالات بذریعہ اعلان ہذا التماس ہے کہ جب کبھی ایسے احباب کا کراچی آنے کا ارادہ ہو تو ایسی صورت میں جب تک زاد راہ اور کراچی میں رہائش اور ملازمت کے حصول کے لئے کوئی معین صورت نہ ہو تو اس وقت تک خواہ مخواہ سفر کی صعوبت اور کراچی پہنچ کر پریشانی نہ اٹھائیں۔

نیز درخواست ہے کہ کراچی آنے سے قبل متعلقہ جماعت کے کارکنان سے تعارف نامہ بھی ہمراہ لایا کریں۔ تا احباب جماعت سے تعارف حاصل کرنے میں زیادہ آسانی ہو۔ امید ہے کہ احباب آئندہ مذکورہ بالا امور کا خیال رکھیں گے۔

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی